سوال

(22) کیا صحابہ کرامؓ نے حضورﷺ کا خون پیا تھا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ساؤتھ آل (لندن) سے قیوم عظیمی پوچھتے ہیں

''حضورﷺ سے محبت کے چند مختصر واقعات کے عنوان کے تحت مضمون میں پڑھا کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور مالک بن سنانؓ نے حضورﷺ کا خون پی لیا تھا۔ میں اب تک سنتا چلا آیا ہوں کہ خون حرام ہے پھر ان صحابہ نے خون کیسے پی لیا؟ ذرا اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ فتوے کے ضمن میں حضور اکرمﷺ کے خون پینے کی جو دو روایتیں بیان کی گئی ہیں ان کی طرف آپ نے بالکل درست توجہ دلائی ہے۔ سیرت وتاریخ کی بعض کتابوں میں اس قدر رطب ویابس جمع کردیا گیا ہے کہ غلط وصحیح کا امتیاز مشکل ہوجاتا ہے۔ روایات میں بھی فضائل کے نام سے بعض لوگوں نے ایسی ایسی باتیں جمع کردی ہیں جو نقل وعقل دونوں کے خلاف ہیں مگر جہاں کچھ لوگوں نے اس سلسلے میں لاپرواہی کرتے ہوئے سب کچھ درج کیا اور فضیلت وعقیدت کے نام سے سب کچھ جائز قرار دے دیا وہاں اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان محدثین اور علمائے امت کو جنہوں نے علم حدیث کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں اور رسول اکرمﷺ کے صحیح ارشادات معلوم کرنے کے لئے ایسے اصول و ضوابط بنائے کہ کسی غلط بات کا آپﷺ کی طرف نسبت کرنا ممکن نہ رہا اور انہوں نے ایسی موضوع 'ضعیف اور منکر روایات کو چھانٹ کر الگ کردیا جو مختلف طریقوں سے پھیلائی گئی تھیں۔

رسول اکرمﷺ کا خون پینے کی روایات بھی صحیح نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ احادیث کی کسی معتبر کتاب میں نہیں۔

امام بیہقی اور دوسرے جن لوگوں نے ان روایات کو بیان کیا ہے اکثر محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن زبیرؓ والی روایت میں ایک راوی ہنید بن القاسم کا ذکر ہے جو دراصل عنید ابن القاسم ہے اور اسے حافظ ابن کثیر 'امام بخاری 'ابن ابی حاتم 'ابوداؤد 'نسائی اور دوسرے ائمہ نے ضعیف 'متروک الحدیث قرار دیا ہے اور اس حدیث کو بعض نے موضوع ومنکر بھی کہا ہے۔

مالک بن سنانؓ والی روایت کا بھی یہی حال ہے۔ اس لئے ہمارے نزدیک یہ اور اس طرح کی دوسری روایات صحیح نہیں ہیں۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص110

محدث فتویٰ